مَا آتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا

جلد ششم

امیر المومنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

حضرت العلام مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلام مولانا ابو محمد عبدالجبار سلفی رحمہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

نام کتاب	:	صحیح بخاری شریف
مترجم	:	حضرت مولانا علامہ محمد داؤد راز رحمہ اللہ
ناشر	:	مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند
سن اشاعت	:	۲۰۰۴ء
تعداد اشاعت	:	۱۰۰۰
قیمت	:	

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ ترجمان ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

۲۔ مکتبہ سلفیہ، جامعہ سلفیہ بنارس، ریوڑی تالاب، وارانسی

۳۔ مکتبہ نوائے اسلام ۱۱۶۴ اے، چاہ رہٹ جامع مسجد، دہلی

۴۔ مکتبہ مسلم، جمعیت منزل، بربرشاہ سری نگر، کشمیر

۵۔ حدیث پبلیکیشن، چار مینار مسجد روڈ، بنگلور۔ ۵۶۰۰۵۱

۶۔ مکتبہ نعیمیہ، صدر بازار مئوناتھ بھنجن، یوپی

اللهِ لاَ يَدْرِي الْحَسَنُ مَنْ هِيَ قَالَ ((فَتَصَدَّقْنَ)) وَبَسَطَ بِلاَلٌ ثَوْبَهُ فَجَعَلْنَ يُلْقِينَ الْفَتَخَ وَالْخَوَاتِيمَ فِي ثَوْبِ بِلاَلٍ.
[راجع:٩٨]

سوا اور کسی عورت نے (شرم کی وجہ سے) کوئی بات نہیں کہی۔ حسن کو اس عورت کا نام معلوم نہیں تھا بیان کیا کہ پھر عورتوں نے صدقہ دینا شروع کیا اور بلال رضی اللہ عنہ نے اپنا کپڑا پھیلا لیا۔ عورتیں بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چھلے اور انگوٹھیاں ڈالنے لگیں۔

[٦١] سُورَةُ ﴿الصَّفِّ﴾

سورۃ الصف کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَقَالَ مُجَاهِدٌ: ﴿مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللهِ﴾ مَنْ يَتْبَعُنِي إِلَى اللهِ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ﴿مَرْصُوصٌ﴾ مُلْصَقٌ بَعْضُهُ بِبَعْضٍ وَقَالَ غَيْرُهُ : بِالرَّصَاصِ.

مجاہد نے کہا من انصاری الی اللہ کا معنی یہ ہے کہ میرے ساتھ ہو کر کون اللہ کی طرف جاتا ہے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا مرصوص خوب مضبوطی سے ملا ہوا' جڑا ہوا' اوروں نے کہا سیسہ ملا کر جڑا ہوا۔

سورۂ صف مدنی ہے اس میں ۱۴ آیات اور دو رکوع ہیں۔ اس سورت میں لطیف اشارات ہیں کہ یہود' نصاریٰ اور مشرکین ہمیشہ مسلمان کے حد سے زیادہ ازار رساں ہیں لیکن اہل اسلام اگر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرتے رہیں گے اور ہر ہر زمانہ کے حالات کے مطابق مقابلہ کی پوری پوری تیاری رکھیں گے تو وہ ضرور غالب رہیں گے اور اللہ ان کی مدد کرتا رہے گا۔

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن　　　پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

١- باب قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ﴾

باب آیت ﴿من بعدی اسمہ احمد﴾ کی تفسیر

یعنی "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہو گا۔"

٤٨٩٦- حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِنَّ لِي أَسْمَاءَ، أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَنَا أَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي، الَّذِي يَمْحُوا اللهُ بِيَ الْكُفْرَ. وَأَنَا الْحَاشِرُ، الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ)). [راجع: ٣٥٣٢]

(۴۸۹۶) ہم سے ابو الیمان نے بیان کیا کہا ہم کو شعیب نے خبر دی اور ان سے زہری نے بیان کیا کہا ہم کو محمد بن جبیر بن مطعم نے خبر دی اور ان سے ان کے والد جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ہوں میں احمد ہوں میں ماحی ہوں کہ جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹا دے گا اور میں حاشر ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو حشر میں میرے بعد جمع کرے گا اور میں عاقب ہوں۔

یعنی سب پیغمبروں کے بعد دنیا میں آنے والا ہوں۔

[٦٢] سُورَةُ ﴿الْجُمُعَةِ﴾

سورۂ جمعہ کی تفسیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ سورت مدنی ہے۔ اس میں گیارہ آیات اور دو رکوع ہیں اس میں نماز جمعہ کا ذکر ہے اس لئے اس کو اس نام سے موسوم کیا گیا۔

١- باب قَوْلُهُ : ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ وَقَرَأَ عُمَرُ ﴿فَامْضُوا إِلَى ذِكْرِ اللهِ﴾

باب آیت ﴿ و آخرین منهم.....الایة ﴾ کی تفسیر

"اور دوسروں کے لئے بھی ان میں سے (آپ کو بھیجا) جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں۔" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے "فامضوا الی ذکر الله" پڑھا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف چلو۔

٤٨٩٧- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ بِلاَلٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوساً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ ﴿وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾ قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلاَثًا وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ : ((لَوْ كَانَ الإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ. أَوْ رَجُلٌ مِنْ هَؤُلاَءِ)). [طرفه في ٤٨٩٨]

(۴۸۹۷) مجھ سے عبدالعزیز بن عبداللہ نے بیان کیا' کہا کہ مجھ سے سلیمان بن ہلال نے بیان کیا' ان سے ثور نے' ان سے ابو الغیث سالم نے اور ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ "سورۃ الجمعہ" کی یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ و آخرین منهم لما یلحقوا بهم الایة اور دوسروں کے لئے بھی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے ہیں (آنحضرت ﷺ ہادی اور معلم ہیں) بیان کیا میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ دوسرے کون لوگ ہیں ؟ آنحضرت ﷺ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ آخر یہی سوال تین مرتبہ کیا۔ مجلس میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے آنحضرت ﷺ نے ان پر ہاتھ رکھ کر فرمایا اگر ایمان ثریا پر بھی ہو گا تب بھی ان لوگوں (یعنی فارس والوں) میں سے اس تک پہنچ جائیں گے یا یوں فرمایا کہ ایک آدمی ان لوگوں میں سے اس تک پہنچ جائے گا۔

تشریح دوسری روایت کئی آدمی سے بغیر شک کے مذکور ہے۔ قرطبی نے کہا آنحضرت ﷺ نے جیسا فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔ بہت سے حدیث کے حافظ اور امام ملک فارس میں پیدا ہوئے۔ میں کہتا ہوں ان لوگوں سے صرف حضرت امام بخاری اور امام مسلم اور امام ترمذی رحمہم اللہ وغیرہ مراد ہیں۔ یہ سب حدیث کے امام ملک فارس کے تھے اور رجل من ہولاء کی اگر روایت صحیح ہو تو اس سے حضرت امام بخاریؒ مراد ہیں علم حدیث باسناد صحیح متصلہ اسی مرد کی ہمت مردانہ سے اب تک باقی ہے اور حنفیوں نے جو حضرت امام ابو حنیفہؒ کو اس سے لیا ہے تو ہم کو حضرت امام ابو حنیفہؒ کی فضیلت اور بزرگی میں اختلاف نہیں ہے مگر ان کی اصل ملک فارس سے نہ تھی بلکہ کابل سے تھی اور کابل بلاد فارس میں داخل نہیں' اس لئے وہ اس حدیث کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ علاوہ اس کے حضرت امام ابو حنیفہؒ مدت العمر فقہ اور اجتہاد میں مصروف رہے اور علم حدیث کی طرف ان کی توجہ بالکل کم رہی' اسی لئے وہ حدیث کے امام نہیں گنے جاتے اور نہ ائمہ حدیث جیسے امام بخاری و امام مسلم وغیرہ نے اپنی کتابوں میں ان سے روایت کی ہے بلکہ محمد بن نصر مروزی محدث کہتے ہیں حضرت امام ابو حنیفہؒ کی بضاعت حدیث میں بہت تھوڑی تھی اور خطیب نے کہا کہ امام ابو حنیفہؒ نے صرف پچاس مرفوع حدیثیں روایت کی ہیں' البتہ مجتہد امام مالک اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ اور اوزاعی اور سفیان ثوری اور حضرت عبداللہ